Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

(ا) ۲۶ دسمبر کا جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ شیخ یعقوب علی صاحب و مولانا سرور شاہ صاحب و میر حامد شاہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ حاضرین پر جو عالم طاری تھا۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ۲۵ دسمبر شام کو ۱۹۲۳ شہر میں اور ۵۴ ۸ دارالعلوم میں مہمان تھے۔ اور ابھی لوگ آ رہے ہیں

(ب) یہ خبر لکھنے سے رہ گئی ہے۔ کہ ۲۲ دسمبر کو حضور وائسرائے کے صاحبزادے کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مدرسہ میں تعطیل رہی۔

(ج) مجمع الاخوان کی طرف سے انیسواں ہینڈبل خلافت احمدیہ کے متعلق دس ہزار شائع ہوا۔ اور لاہور بھی تقسیم ہوا۔ اور قادیان میں بھی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(د) کل سے ظہر و عصر۔ مغرب و عشاء کی نمازیں جمع ہوتی ہیں۔

تازہ خبریں

مغربی میدان جنگ ۔ لنڈن ۲۴۔ دسمبر۔ گذشتہ رات جو سرکاری اطلاع پیرس میں شائع ہوئی ہے وہ مظہر ہے۔ کہ میوز اور ارگان کے درمیان ہمارے حملوں کی ترقی بدستور سابق جاری رہی ہے ہماری ہراول فوج بائس کے جنوب مغرب میں دشمن کے لگائے ہوئے تار کے جنگلوں تک پہنچ گئی ہے۔ اور کسی جگہ کوئی قابل فکر امر وقوع میں نہیں آیا۔

روسی محاربات ۔ لنڈن ۲۳۔ دسمبر پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۲۔ دسمبر کو جسقدر لڑائیاں ہوئی ہیں ان سب کے نتائج ہمارے موافق ہیں۔ خصوصیت سے دریائے نیدا ڈونا جنبر اور کوہ کارپیتھین میں حالت اطمینان بخش ہے جرمنوں نے ایکدن اور رات بھر دریائے بزورا اور راکا کو عبور کرنے اور مغربی دلین تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن انکو سخت نقصان پہنچے پسپا ہونا پڑا۔

کرسمس کا سلام ۔ لنڈن ۲۴۔ دسمبر۔ ملکہ معظم اور ملکہ معظمہ نے بری و بحری افواج کے ہر ایک سپاہی اور ہسپتالوں میں پڑے ہوئے زخمیوں کو اپنا بڑے دن کا سلام بھیجا ہے۔ اور کرسمس کے تحفہ کے طور پر اپنی اور ملکہ کی تصویر کے کارڈ بھیجے ہیں۔ لڑنیوالے سپاہیوں کیلئے جو کارڈ ہیں۔ ان پر "خدا تمہیں محفوظ رکھے۔ اور تم سلامت واپس آؤ۔" لکھا ہے اور زخمیوں کے کارڈوں پر "خدا تمہیں جلدی صحت دے" درج ہے۔

متفرق خبریں ۔ جرمن اہل بلجیم سے نہایت وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں۔ بلجیئن سپاہیوں کے والدین سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ مکانات کی چوکھٹوں کو ایندھن کے طور پر جلایا جاتا ہے۔ منگولیا کے پریزیڈنٹ کتہ قلعہ کا محل جلکر راکھ سیاہ ہو گیا ہے۔ خزائن بھی تباہ ہو گئے۔ بے انتہا نقصان ہوا۔ مشرقی بنگال میں ۳۰ ۵ آدمیوں کی ایک مسلح جماعت نے رگھوناتھ پور میں ڈاکہ مارا اسیطرح اور متعدد مقامات پر بھی ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہوئیں اور تعجب ہے کہ اعلیٰ خاندانوں کے نوجوان غارتگری کا ارتکاب کرتے ہیں۔ آسٹریلیا نے سرویا [illegible]

مختصر نوٹ

الزام کے قابل کون ہے

باپ اپنے بیٹے کو۔ استاد اپنے شاگرد کو۔ پیر اپنے مرید کو بعض اوقات سرزنش و ملامت کرتا ہے۔ اور اس وقت اسکی غفلت یا تساہل کو دور کرنیکے لئے بعض ایسے الفاظ بولتا ہے جن سے اسکے اندرونی جذبات کو تحریک ہو سکے۔ یہ الفاظ ایک تو اس قسم کے ہوتے ہیں مثلاً تم میں جوش ہے۔ بعض اوقات غضب میں آجاتے ہو یہ ضد اچھی نہیں۔ اور ایک اس قسم کے کہ تم میرے ساتھ دشمنی رکھتے ہو تم منافق ہو۔ تمہارے اندر خبث بھرا ہوا ہے۔ پہلی قسم کے الفاظ ایسے ہیں جو کسی بیٹے کسی شاگرد۔ کسی مرید کے لئے شرم و عار کا موجب نہیں کیونکہ ان میں ایک ناصح مشفق کی محبت والفت کی شان پائی جاتی ہے اور دوسری قسم کے الفاظ ایسے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ باپ اپنے بیٹے سے وہ استاد اپنے شاگرد سے بیزار ہو چکا ہے اور اس میں ایسی بد صفات ہیں کہ جن کی موجودگی میں کبھی باپ بیٹے استاد شاگرد پیر مرید کے تعلقات قائم نہیں رہ سکتے۔ اچھا اب ہم ان دو قسموں کو ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ اور اسکے مقابل اس بیٹے اس شاگرد اس مرید کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اپنے باپ اپنے استاد اپنے پیر کو متکبر ضدی۔ بلا کو۔ بدخلق۔ نخوت و رعونت والا کہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسا بیٹا بڑا نالائق ایسا شاگرد بڑا بدطینت ایسا مرید بڑا بدبخت ہے۔ اور تمام دانشمند معاملہ فہم دنیا کے سامنے ایسے ہی لوگ قابل الزام ہیں۔ کیونکہ ایک باپ کو ایک استاد کو ایک پیر کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے زیر تربیت لوگوں کو کچھ ملامت مناسب الفاظ میں کرے۔ مگر ایک بیٹے ایک شاگرد ایک مرید کا کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے مطاع و متبوع و مخدوم کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کرے۔

خدا کا فضل کسکے ساتھ ہے

حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ جب خدا تعالٰے کے اقوال کے بارے میں کچھ جھگڑا پڑ جائے۔ تو دیکھنا چاہئے کہ خدا کا فضل کس کے ساتھ ہے۔ پس وہ جس کی معیت کی شہادت دے وہی فریق حق پر ہے۔ اسی طرح اگر ایک معاملہ کی نسبت دو رائے ہوں تو مختلف فریقوں میں فیصلہ کا یہ معیار ہو سکتا ہے کہ دونوں تجویزوں پر عمل کر کے دیکھ لیا جائے۔ پھر جس تجویز سے کامیابی ہو وہی حق اور صواب کی راہ ہے مثلاً اسوقت طریق تبلیغ اور اظہار عقائد میں ہم میں مذہب کے دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور حدیث صحیح کے مطابق اللہ کے نبی ہیں مسلمان وہی ہے جو انپر ایمان لائے اور چونکہ اب خدا کے حضور میں پہنچنے کے لئے سب سے مستقیم رستہ یہی ہے اسلئے اللہ اور اسکے خاتم النبیین پر سچا ایمان بجز اس سلسلہ میں داخل ہونیکے پیدا ہوہی نہیں سکتا۔ پس ضرور ہے کہ احمدیت کے ذریعے تبلیغ اسلام ہو اور دوسرے فریق کا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب منجملہ خدام اسلام ایک خادم اور عالم تھے جن پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ پس انپر ایمان نہ لانے والے بھی مسلمان ہیں۔ اگر ہم ایسے لوگوں سے ملے جلے نہ رہیں تو سلسلہ کی اشاعت رک جاتی ہے اب دونوں فریق اپنے اپنے طرز پر کام کرنا شروع کرتے ہیں چند مہینوں میں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فریق اول اپنے ساتھ چھ سات سو آدمی ملاتا ہے اور دوسرا فریق یہ اعلان کرتا ہے کہ داخل کرنا تو درکنار اسطرف متوجہ کرنے سے بھی شرم آتی ہے پس اب آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ خدا کی نصرت خدا کی تائید کس فریق کے ساتھ ہے۔ اور کون حق پر ہے۔ اور کون غلطی پر۔

موت کے بعد کی زندگی

یورپ کا مطلع اگرچہ مادیت اور دہریت کے بادلوں سے گھرا ہوا ہے۔ تاہم خدا تعالٰے چاہتا ہے کہ ان بادلوں کو چیر کر سچائی کی برقی شعاعیں زمین تک پہنچیں۔ اور اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کو نظر آجائے۔ مادہ پرست دنیا ہمیشہ سے موت کے بعد کی زندگی سے منکر رہی ہے اور جو منکر نہیں ہوئے انہوں نے ارواح کے لئے مختلف جونیں تجویز کی ہیں۔ لیکن آخرش خدا نے انکے ہی درمیان کر سر دولدلاج کے سے لوگ پیدا کر دیئے ہیں جنکا یقین ہے۔ کہ ہماری زندگی صرف اس دنیا کے چند سالوں تک محدود نہیں۔ بلکہ ہم اسکے بعد بھی زندہ رہینگے۔

اسلام کے لئے بہتری کے دن

دنیا کی موجودہ تباہی اور خونریزی کا جو منظر خدا کے مسیح نے براہین احمدیہ میں دکھایا ہے۔ وہ آج لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے مگر یہ دیکھنا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ان واقعات کی قبل از وقت کیوں اطلاع دی؟ اسکا جواب خدا کے برگزیدہ مہدی نے خود دیا ہے اور فرمایا ہے۔

ہاں نہ کر انکار جلدی اے سفیہ ناشناس

اسپہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

اب مسیح موعود کی آمد دین اسلام کی بہتری اور الہام الہٰی "پای محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد" کے ماتحت ہے پس یہ جنگ انشاء اللہ اسلام و مسلمانوں کے لئے مفید اور بہتر ثابت ہوگی چنانچہ قرائن ہمارے اس ادعا کی تصدیق کرتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ اسلام کا نام بھی قابل ذکر نہ سمجھا جاتا۔ اور سوائے برطانیہ کلاں کی آزاد سلطنت کے اور تمام جگہ اسلام کو گرانے اور دبانے کی کوشش کیجاتی تھی۔ لیکن آج وہ قیصر جو جرمن مسیحی مشنرین کو اسلام کے مٹانے کی نصیحت کرتا تھا۔ خود اپنے تئیں اغراض کے ماتحت موحد ظاہر کرتا اور اپنے سپاہیوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نشان لگانے کا حکم دیتا ہے۔ اور وہ زار جس کی حکومت میں مسلمانوں کے مدارس تک بند کئے جاتے تھے۔ آج مسلمانوں کی تالیف قلوب پر آمادہ ہے۔ اور وہ جس نے اپنی مسلمان رعایا کی تعلیم و تربیت کا کبھی خیال نہیں کیا۔ آج اپنی وفادار مسلم سپاہ پر نازاں ہے۔ پس ہمیں یقین ہے کہ مسلمانوں کی وفاداری اور کہیں نہیں تو کم از کم مقبوضات برطانیہ کے اندر ضرور ضرور انشاء اللہ ہمارے لئے بہتر دن دکھائے گی۔ اور جن ممالک میں باوجود اسلامی قبضہ کے ہم دین اسلام کی اشاعت نہ کر سکتے تھے۔ اسکے اندر ہمارے لئے تبلیغ کے دروازے کھولدیگی

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے۔ سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھکر اثر رکھتا ہے کیوں نہ ہو وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں۔ ان میں جو رقت و سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں۔ اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں۔ انکا اثر جادو سے بھی بڑھکر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپنے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین ایک نسخہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی سب کچھ عمدہ ہے۔

قیمت صرف ۴/

درس قرآن شریف کے نوٹ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ آپکو چار روپے میں دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں حجم ۴۰۲ صفحہ

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء

آپ کے فرائض

برادران کل کے لیڈر میں ہمنے آپ کو مدینۃ المسیح میں آنے شعائر اللہ کا احترام کرنے اور مسیح کی سنت پر عمل پیرا ہوتے پر خوش آمدید اور مبارکباد عرض کی تھی۔ آج ہم آپکی خدمت میں وہ فرائض و ذمہ واریاں پیش کرتے ہیں جو احمد اور اسکے جانشینوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کرکے آپ نے خود اپنے اوپر عائد کئے ہیں دوستو! تمہارا امام مہدی معہود تھا اس لئے تمہارا فرض ہے کہ نور وہدایت کی مشعل کولیکر تاریک دنیا کو منور کرو اور مہدی کے بتائے ہوئے دلائل بینہ و براہین قاطع کی مدد سے جہالت کے لشکر کو شکست دے دو۔ پیارو! آپ کا آقا مسیح موعود تھا پس تم اس مسیح کی زندہ کرنے والی کلام کی آغا سے شیطان کے طلسموں کو پاش پاش کر دو اسکے زندگی بخش دم سے مردہ قلوب میں نئی روح پھونک دو۔ اور دجال کے دل بادل لشکر کی صفوف کو اعجاز مسیحا دکھا کر پامال کر دو جسطرح عیسا اور صلیب نے تمہارے مسیحا کا لوہا مانا ہے اسی طرح تم بھی انکی کرش اور کاسر صلیب کے نقش قدم پر چلکر بتوں کو توڑ دو اور کسر صلیب کرو۔ احمد کے وفادارو! تم جانتے ہو کہ آزمائش کے بغیر وفا کا پتہ نہیں لگتا۔ امتحان کے بغیر کامیابی کا لطف نہیں آتا۔ رنج اٹھانے کے بغیر کسی راحت سے کامل حظ حاصل نہیں ہوتا پس اگر تم چاہتے ہو کہ کامیابی کا تاج تمہارے سر کو زینت دے اور فتح کا تمغہ احمد کے پاک ہاتھوں سے تمہارے سینہ پر مزین کیا جائے اور تم احمدی کے خطاب کے حقیقی معنوں میں مستحق ہو جاؤ اور آسمان پر تمہارا نام بہادر سپاہی لکھا جائے تو یاد رکھو تمہیں ہر وقت کمربستہ رہنا پڑیگا آئے دن ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا دنیا تمہاری اسی طرح مخالفت کریگی تمہیں اسی طرح ایذا دینے کی کوشش کریگی جسطرح تم سے پہلے گروہ صحابہ کو اور جسطرح تمہارے پیشوا کو دیگئی۔ دوستو! احمد کے باغ کی اندرونی سرسبزی کو بحال رکھنے کیلئے تمہیں خشک ٹہنیوں کو تراش کرنا۔ اور درختوں کی جڑوں میں لگنے والے موذی کیڑوں کو کچلنا پڑے گا اور ساتھ ہی اسکے اس باغ کی حفاظت کے لئے دشمن کے حملوں کا اندفاع کرنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے تو مقدر کر رکھا ہے کہ اسلام کو تمہارے مسیح کے ذریعے کل ادیان باطلہ پر غالب کرے اور لیظھرہ علی الدین کلہ کے کلام معجز نظام کو تمہارے ہاتھوں سے پورا کرکے دکھائے پس اگر تم میں سے کوئی احمد کو چھوڑ کر کسی اور راستہ سے دین حق کی اشاعت کرنا چاہے اور احمد کی بتائی ہوئی شاہراہ کو چھوڑ کر اپنی ناقص عقل سے کوئی نئی پگ ڈنڈی تجویز کرے تو یقیناً یاد رکھو کہ گو بظاہر سے راستہ آسان اور نزدیک اور سرسبز دکھائی دے لیکن انجام کار ماننا پڑے گا کہ احمد کی شاہراہ کو چھوڑ کر جو راستہ اختیار کیا گیا وہ تباہی و بربادی اور خسران کا راستہ تھا۔ اور پھر کہنا پڑے گا ؎ خلاف پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

دوستو! ہماری غرض اس کلام سے یہ ہے کہ احمدی جماعت کا اولین فرض اشاعت اسلام ہے لیکن اس فرض کی بجا آوری کا احسن طریقہ وہی ہے جو احمد نے خود تجویز کیا اور جسکی نسبت فرمایا۔

مجھ کو چھوڑ کر وہ کونسا اسلام ہے جو تم پیش کرو گے؟

پس خوب یاد رکھو کہ اسلام کا مفہوم آج احمدیت کے سوا اور کچھ نہیں حقیقی اور زندہ اسلام وہ ہے جو احمد لیکر آیا جو اس نے خود پیش کیا اس لئے آج جس اسلام کی اشاعت آپکے ذمہ ہے وہ احمدیت ہاں صرف احمدیت ہے اور تمہارا فرض ہے کہ ہندوؤں کو کرشن کی آمد ثانی سے اور بدھوں کو میتریا بدھ کی بعثت سے مسیحیوں اور مسلمانوں کو مسیح موعود اور مہدی معہود کی رسالت سے مطلع کر دو۔ برادران! تمہارے مسیح کا مولد سلسلہ احمدیہ کا مرکز مسیح کے اہلبیت کا مسکن قادیان ہے اور یہ وہی قادیان ہے جسکے بڑھنے ترقی کرنے دارالامان والا مان ہونیکی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہوئی ہے۔ لہذا تمہارا فرض ہے کہ تم اسکی ترقی کے لئے پوری کوشش کرو +

پیارو! خدا کے کام تو ہونگے اور آخر ہو کر رہینگے لیکن مبارک ہے وہ جو ان میں حصہ لیکر اپنے تئیں افضال الٰہی کا وارث بنائے۔ دیکھو مسیح نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری ضرورت نہیں ہاں یہ خدا تعالیٰ کا تم پر فضل ہے کہ تم سے کوئی خدمت لے لے۔ اگر تم کوتاہی کروگے تو پھر وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو تم سے بڑھ کر خادم دین ہوگی +

میرے بھائیو! اپنے مسیح کے اس کلام کو غور سے پڑھو۔ اپنی سابقہ خدمات کے ناز کو ترک کرکے ہر وقت آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرو اور جن کاموں کی خدا کے مسیح نے خود قادیان میں بنیاد رکھی ہے انکی تکمیل میں کوشاں رہو تم جانتے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی تم اسوقت تک ابرار کا درجہ حاصل نہیں کرسکتے جبتک اپنی محبوب و مرغوب اشیاء کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت کے دو ہی راستے ہیں اول تبلیغ۔ دوم تبلیغ کے لئے ضروری سامان۔ پس تمہارا فرض ہے کہ بلغ ما انزل الیک کے ماتحت اپنے وقت کا ایک حصہ دین کی تبلیغ اور جہالت کے تاریک بادلوں کو علم و نور کی تیز ہوا سے اڑانے میں صرف کرو۔ یاد رہے کہ وقت کی قربانی کے ساتھ خدا تعالیٰ تم سے تمہاری اولاد اور تمہارے اموال کی قربانی بھی چاہتا ہے کیونکہ تبلیغ کے لئے جن اسباب کی ضرورت ہے وہ اسباب کے متقاضی ہیں کہ تم اپنے لخت جگروں کو قادیان بھیجکر دین کی تعلیم دلاؤ۔ اور انکو قرآن کریم کے حقایق و معارف کی تحصیل کا موقعہ دو اور اسکے ساتھ ہی اپنے اموال سے اس لنگر کے جاری رکھنے میں مدد دو جو مسیح کا جاری کردہ ہے اور جس سے یتامیٰ بیوہ۔ مساکین اور مہمان مستفیض ہوتے ہیں اور خوب یاد رکھو کہ ع بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم

یعنی وہ بدقسمت ہے جو مسیح کے لنگر سے دور رہتا ہے۔ پھر تبلیغ کے لئے ضروری سامان میں "مدرسہ احمدیہ" ہے جو ہمارے مقدس مسیح کی یادگار اور تبلیغ دین کی تیاری کے لئے اپنی قسم کی واحد درسگاہ ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ مسیح کی یادگار کو ترقی دو تاکہ مولانا برہان الدین اور مولانا عبدالکریم کے سے علما پیدا ہو کر اس مطہر قلب کی خواہش کو پورا کر دیں۔ ممکن ہے کہ بعض دہوکا دینے والے خیالات آپکو اس مدرسہ کی اعانت میں حصہ لینے سے روکیں۔ مگر یاد رکھو نہ تو دین کے خادم آجتک ذلیل ہوتے دیکھے گئے ہیں نہ ہی دین کے لئے خرچ کرنیوالے ضائع ہوتے ہیں +

اس لئے اے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی قوم تیرا فرض ہے کہ تو اپنے مسیح کی خواہش پوری کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ کو ترقی دے +

مدرسہ احمدیہ اور لنگر کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا جاری کردہ ریویو آف ریلیجنز ہے جسکی خریداری کو خدا کے مسیح نے قریباً فرض کر دیا ہوا ہے اسلئے آپ اسکی اشاعت میں کوشش فرماویں اسکی خریداری اپنا ایک فرض سمجھیں + آخر میں ہم آپکو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ترقی اور اعانت کیطرف متوجہ کرتے اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو دنیوی تعلیم دلانے کے لئے قادیان کے ہائی سکول کو مقدم کریں اور یاد رکھو کہ آپ کا عہد ہے۔ "دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" +

اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ہر ایک انسان اسی وقت اپنے فرض کو کامیابی سے پورا کر سکتا ہے۔ جب کہ وہ اس کے کرنے کے قواعد سے واقف ہو۔ مثلاً وہ شخص جو اپنے آپکو ڈاکٹر کہتا ہے۔ اگر اس کے سپرد ڈاکٹری کا کام کیا جائے۔ تو وہ اس کو اسی حالت میں کر سکے گا۔ جبکہ ڈاکٹری سے واقف ہوگا ورنہ وہ ہرگز نہیں کر سکیگا۔ اور اسکا ڈاکٹر کہلانا اسے کوئی فائدہ نہ دیگا۔ اسی طرح ایک مسلمان اسی وقت صحیح معنوں میں مسلمان کہلا سکتا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے فرائض سے واقف ہو۔ اور انکو بجالاتا ہو۔ پس اسلام نے ہر ایک مومن کے لئے اور فرائض کے علاوہ ایک بہت بڑا فرض یہ بھی رکھا ہے کہ وہ معروف کی اشاعت اور منکر کے نابود کرنے میں لگا رہے اور کسی حالت میں بھی اس سے غافل نہ ہو چنانچہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اے مومنو! تمہارے دنیا میں پیدا کرنے کی غرض یہی ہے کہ تم لوگوں کو معروف یعنے بھلی باتوں کی طرف بلاؤ۔ اور منکر یعنی بری باتوں سے منع کرو۔ یہ ایک فرض ہے جس کا انجام دینا ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اگر وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ لوگ اپنے خالق اور مالک کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے اور اسکے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو اسے چاہیئے کہ انہیں ان سے منع کرے اور صحیح طریق عمل بتائے اگر وہ یہ دیکھتا ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کے رسول اور نبی کی باتوں کو نہیں مانتے اور اسکے کہنے کے خلاف کرتے ہیں۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ انہیں روکے اور درست راہ بتائے اور ادع الی ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن کو کبھی نہ بھلائے یعنی یہ کہ تو اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت دانائی اور مضبوط باتوں کے ذریعہ اور عمدہ وعظ ونصیحت کے ساتھ اور انکو دعوت الی الحق کر اور ان سے ایسے احسن طریق سے مجادلہ اور مناظرہ کر کہ انہیں تیری باتوں میں کوئی نقص نکالنے کا موقعہ ہی نہ ملے اور تیرا طریق تبلیغ حسن اور خوبی سے بھرا ہوا ہو۔

پس ہر ایک مومن کو دوسروں کے لئے نیکی اور تقوے کا نمونہ بنکر انکی طرف مضبوط دلائل سے بلانا چاہیئے بعض نادان لوگ جادلھم بالتی ھی احسن سے مداہنت کا پہلو نکال کر دوسروں تک حق بات پہنچانے کی جرأت نہیں کرتے اور جس بات کو وہ اپنے لئے موجب نجات سمجھتے ہیں۔ اسکو کسی ڈر کی وجہ سے اوروں کے لئے ضروری نہیں سمجھتے۔ وہ خود ان ایسی عادات اور اعتقادات کو اپنے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کو نقصان رساں بتلانے کی انہیں جرأت نہیں ہوتی۔ جو کہ ان کے لئے بہت ہی قابل شرم بات ہے۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ کہ ہر چیز خود پسندی و دیگراں پسند اور اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے اس آیت کا ناجائز سہارا لیتے ہیں حالانکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک مومن کا طریق مباحثہ ایسا مدلل اور مبرہن ہونا چاہیئے کہ کسی کو اس سے انحراف کی جرأت ہی پیدا نہ ہو سکے اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ دوسرے کے کسی پیچ میں آکر ایک حق بات کے کہنے سے رکجائے اور اس سے دب کر اسکی ہاں میں ہاں ملادے۔ کیونکہ یہ بہت بڑی کمزوری ہے جو کہ مومن کی شان سے بہت بعید ہے۔ ایک مومن کبھی یا مسلمان اللہ اللہ علیٰ برہمن رام رام کی بے سُری راگنی نہیں گا سکتا۔ وہ سچے براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے مخالفین کو ساکت کر دیتا ہے اور یہی اسکا جدال احسن ہے۔ ہر ایک مسلمان کا چونکہ یہ فرض ہے کہ وہ لوگوں کو تبلیغ حق کرتا رہے۔ اسلئے اسکے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے اس فرض کو سرانجام دینے کے لئے طرز تبلیغ کے دلائل سے واقفیت حاصل کرے اس زمانہ میں مسلمانوں نے اس فرض کو اپنی لاپرواہی کی وجہ سے ترک کر دیا تھا۔ وہ دوسروں کو تو کیا بھلائی سکھاتے اور برائی سے منع کرتے خود تمام بری باتوں میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اسلام کیا تھا۔ صرف رسمی طور پر ایک نام تھا جو وہ اپنی طرف منسوب کر لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ دن بدن کمزور اور ذلیل ہوتے جا رہے تھے لیکن خدا تعالےٰ نے انکے دین کو از سر نو دنیا میں پھیلانے کا ارادہ کیا۔ اور وہ سعید روحیں چونکہ کسی راہ نما کی راہ نمائی نہ کرنے کی وجہ سے سرگرداں پھر رہی تھیں۔ انکو راستہ بتانے کے لئے اپنے ایک نبی کو بھیجا۔ تاکہ وہ دین جو لوگوں کے گناہوں کی ظلمت میں نہاں ہو گیا تھا اور جس پر ان کی بدیوں کی وجہ سے داغ پڑ گئے تھے روشن اور صاف ہو جائے چنانچہ آج اسلام خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے تمام دنیا پر اپنی نورانی کرنوں سے چمک رہا ہے اور شپرہ چشم انسانوں کی آنکھیں اسکی روشنی کی وجہ سے چندھیا گئیں ہیں اور وہ اندھیرے میں بھٹکے جا رہے ہیں

ہمیں خدا تعالےٰ نے اس اپنے نور سے منور ہونے کا موقع دیا ہے۔ اسلئے ہر ایک احمدی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں خیر امت میں شامل ہوں۔ لیکن خدا نے جو اس جماعت کا فرض رکھا ہے اسکا ادا کرنا بھی احمدیوں کا ہی کام ہے کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض حاصل کیا ہے وہ احمدی جو ہر سال اپنے مسیح کے آستانہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ اور اسکے نشانات کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں انہیں اوروں کے لئے بھی مشعل ہدایت بننا چاہیئے اور انہیں قادیان میں ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار اس غرض کے لئے آنا چاہیئے کہ وہ اپنے ان فرائض سے آگاہ ہوں جو اسلام انپر عائد کرتا ہے اور جنکی سرانجام دہی ان سے چاہتا ہے۔ ہم احمدیوں نے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک حبل اللہ کو پکڑ لیا ہے لیکن ہمیں ان لوگوں کو بھی اس حبل اللہ کے پکڑنے کا طریق بتانا چاہیئے جو ابھی اس سے نا آشنا ہیں۔ ہمنے جب اپنی نجات خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ مسیح کی معرفت میں دیکھی ہے۔ تو کیوں دوسروں کو اس سے مستفیض نہ کریں ہم جب ایک مرسل خدا کے ذریعہ بھائی بھائی ہوگئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ جو ایک دوسرے کی دشمنی اور عداوت میں دن رات جل رہے ہیں۔ ان کو اس سے نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ ہم جب ایک نبی کی جماعت اس زمانہ میں اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے افضال نازل ہوتے دیکھتے ہیں تو کیوں نہ ہم اوروں کو بھی ان فضائل کے حاصل کرنے کے قابل بنائیں۔ ہمیں ضرور بتانا چاہیئے اور یہ ہمارا فرض ہے پھر بعض اشخاص اپنی غلطیوں کی وجہ سے مسیح موعود کے سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اسکو ضعف پہنچائیں اسلئے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم انکی طرف متوجہ ہوں اور انہیں غلط راہ سے مطلع کریں باوجود اسکے کہ وہ ایک دفعہ حبل اللہ کو پکڑنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے فیض سے بہرہ یاب ہو چکے ہیں لیکن نہ معلوم اب وہ کیوں چاہتے ہیں کہ منتشر ہو جائیں انکو جمع کرنا اور انتشار کے نقصان عظیم سے مطلع کرنا ہمارا فرض ہے تاکہ خدا تعالےٰ اگر انکو پھر ہدایت نصیب کرے۔ تو وہ ہم میں شامل ہو جائیں۔ پس اسلام ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم راہ ہدیٰ سے دور پڑے ہوؤں کو صراط مستقیم دکھائیں۔ اور جو ہدایت پاکر پھر اس سے ہٹ رہے ہیں انکو دوبارہ لانے کی کوشش

سیرت المسیح ۳

احباب سے برتاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ اور شفقت علی خلق اللہ کو جسقدر بھی بیان کیا جائے ۔ تھوڑا ہے ۔ اور سچ تو یہ ہے ۔ کہ ہم اصل واقعہ کو الفاظ میں کہاں ہو بہو بند کر سکتے ہیں ۔ تاہم ہم اپنے ان دوستوں کے لئے جن کے پیش نظر یہ مقولہ ہے ۔ کہ "ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے" ۔ اور ان اصحاب کے لئے جنکو حضور کی صحبت کا موقعہ نہیں ملا ۔ حضور کی روزمرہ زندگی کے واقعات درج کرتے ہیں ۔ تاکہ وہ بھی زمانہ ماضی کی ان خوشگوار گھڑیوں سے کچھ محظوظ ہوں ۔ جن سے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہنے والے احباب حظ اٹھا چکے ہیں ۔ حضور کی شفقت کے متعلق ڈاکٹر عبداللہ صاحب نومسلم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں ۔ جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود سے نیاز حاصل کرنے کیلئے لاہور سے دو دن کی رخصت لیکے آیا ۔ رات کی گاڑی پر بٹالہ اترا ۔ اس لئے رات کو وہیں رہا ۔ اور صبح بہت سویرے اٹھکر قادیان کو روانہ ہوگیا ۔ اور ابھی سورج تھوڑا ہی نکلا تھا کہ یہاں پہنچ گیا ۔ میں پرلے بازار کی طرف سے آ رہا تھا ۔ جب میں مسجد مقصلی کے قریب جو بڑی حویلی ہے وہاں پہنچا ۔ تو میں نے اس جگہ (جہاں اب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا مکان ہے ۔ اور اس وقت یہ جگہ سفید ہی تھی) حضرت مسیح موعود کو ایک مزدور کے پاس جو کہ اینٹیں اٹھا رہا تھا ۔ کھڑے ہوئے دیکھا ۔ حضرت صاحب نے بھی مجھے دیکھ لیا ۔ آپ مجھو دیکھتے ہی مزدور کے پاس سے آکر راستہ پر کھڑے ہو گئے ۔ میں نے قریب پہنچکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا ۔ آپنے وعلیکم السلام فرمایا ۔ اور فرمایا ۔ کہ اسوقت کہاں سے آ رہے ہو میں نے عرض کی کہ میں رات بٹالہ رہا ہوں ۔ اور اب حضور کی خدمت میں وہاں سے سویرے چلکر حاضر ہوا ہوں ۔ آپنے فرمایا پیدل آئے ہو ۔ میں نے عرض کیا ۔ کہ ہاں حضور ۔ آپنے افسوس کا اظہار فرمایا ۔ کہ تمہیں تو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی ۔ میں نے عرض کیا ۔ کہ حضور کوئی تکلیف نہیں ہوئی آپنے فرمایا ۔ اچھا بتاؤ ۔ چائے پیوگے یا لسی ۔ میں نے کہا حضور میں کچھ بھی نہیں پیونگا ۔ آپنے فرمایا ۔ تکلف کی ضرورت نہیں ۔ ہمارے گھر گائے ہے ۔ جو کہ تھوڑا سا دودھ دیتی ہے ۔ گھر والے چونکہ دہلی گئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے اسوقت لسی بھی موجود ہے اور چائے بھی ۔ جو چاہو پی لو ۔ میں نے کہا حضور لسی پی لونگا ۔ آپنے فرمایا ۔ اچھا چلو مسجد مبارک میں بیٹھو ۔ میں مسجد میں آکر بیٹھ گیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک کوری ہانڈی معہ کوری چینی کے جسمیں لسی تھی ۔ خود اٹھائے ہوئے دروازہ سے نکلے ۔ چینی پر نمک تھا ۔ اور اس کے اوپر ایک گلاس رکھا ہوا تھا ۔ حضور نے وہ ہانڈی میرے سامنے لاکر رکھدی ۔ اور خود اپنے دست مبارک سے گلاس میں لسی ڈالنے لگے ۔ میں نے خود گلاس پکڑ لیا ۔ اتنے میں چند دوست اور بھی آ گئے ۔ میں نے انہیں بھی لسی پلائی ۔ اور خود بھی پی پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لیکر اندر تشریف لے گئے ۔ حضور کی اس شفقت اور نوازش کو دیکھ کر میرے ایمان کو بہت ہی ترقی ہوئی ۔ اور یہ حضور کے اخلاق کریمانہ کی ایک ادنیٰ مثال ہے ۔

آپ کی اعجازی قوت

میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور ابتدائی زمانہ کے بیعت یافتہ ہیں ۔ وہ حضور کی فراست کے متعلق ایک نہایت ہی عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں ۔ جس کو پڑھ کر مومنین کے دل بے اختیار آپ کی صداقت اور راستی کے ولولے سے بھر جاتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ ایک دفعہ کسی شریر نے ایک اخبار میں شائع کرا دیا ۔ کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جذام ہوگیا ہے اس افواہ کی وجہ سے لاہور میں بڑی کھلبلی مچ گئی ۔ اور مخالفوں نے بڑا شور مچایا ۔ گیارہ آدمی مخالفین میں سے اسبات کی تحقیق کرنے کے لئے قادیان روانہ ہوئے ۔ اس افواہ سے مجھے بھی سخت اضطراب پیدا ہوا ۔ اور میں بھی قادیان آنے کیلئے روانہ ہو گیا ان گیارہ اشخاص میں سے پانچ شخص تو بٹالہ پہنچکر واپس چلے گئے ۔ انہوں نے آپسمیں صلاح کی ۔ کہ مرزا صاحب تو جادو کر دیتے ہیں ۔ اگر ہم وہاں گئے ۔ تو ہم پر بھی کرلیں ۔ اس خیال کی وجہ سے پانچ تو واپس لوٹ گئے ۔ اور چھ قادیان کی طرف روانہ ہو گئے ۔ میں ان سے پہلے یکہ لیکر قادیان پہنچ گیا تھا ۔ جب میں نے حضور کو خوش وخرم اور تندرست پایا ۔ تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اور میں نے اس افواہ کا ذکر کرنا بھی آپ سے مناسب نہ سمجھا ۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ چھ آدمی بھی حضرت صاحب کی مجلس میں پہنچ گئے ۔ اور چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہے ۔ حضور نے اپنا پاجامہ کھینچ کر ایک پنڈلی گھٹنے تک ننگی کر دی ۔ اور جو آدمی پاؤں دبا رہے تھے ۔ ان کو فرمایا ۔ کہ خوب زور سے دباؤ ۔ پھر حضور نے دوسری پنڈلی کو گھٹنے تک ننگا کیا ۔ اور دبانے کے لئے ارشاد فرمایا ۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے خود بخود اپنے دونوں بازو کہنیوں تک یکے بعد دیگرے ننگے کئے ۔ پھر حضور نے اپنا کرتہ اٹھا کر اس کو پنکھے کی طرح اس طریق سے ہلایا ۔ کہ جس سے حضور کا پیٹ ننگا ہو جاتا تھا ۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی جو لاہور سے آئے تھے ۔ بول اٹھے ۔ کہ اخباروں والے کیسے جھوٹے اور شریر ہیں ۔ کہ انہیں جھوٹ بات شائع کرتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی ۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بات سنکر بھی کچھ نہ فرمایا ۔ اور خاموش رہے ۔ ان آدمیوں میں سے دو تین نے تو بیعت کرلی ۔ اور باقی جسطرح خالی ہاتھ آئے تھے ۔ ویسے ہی چلے گئے ۔

چوہدری حاکم علی صاحب اس افواہ کی نسبت یہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ جب حضرت مسیح موعود کو اسبات کا علم ہوا ۔ کہ لاہور کے اخباروں میں ایسا مضمون شائع ہوا ہے ۔ تو حضور نے فرمایا ۔ کہ یاد رکھو ۔ جو آدمی اس غلط بیانی کا پہلا راوی ہے ۔ وہ اس وقت تک نہیں مریگا ۔ جب تک اسے جذام نہیں ہوگا ۔

(۴)

احمد نور صاحب مہاجر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزوں میں سے ایک یہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ ایک سال بارش بہت کثرت سے ہوئی ۔ اکثر تیسرے دن ضرور بارش ہو جاتی تھی ۔ اور یہ سلسلہ دن بدن لمبا ہی ہوتا جاتا تھا ۔ میرا مکان چونکہ ڈھاب کے کنارہ پر تھا ۔ اس کی دیواروں کے قریب پانی پہنچ گیا ۔ اگر ایک دن اور بارش ہوتی ۔ تو قریب تھا کہ پانی مکان کے اندر تک پہنچ جاتا ۔ اور مکان گر جاتا ۔ مجھے بڑی تشویش ہوئی ۔ کسی نے حضرت مسیح موعود سے اسکا ذکر کر دیا ۔ صبح کے وقت حضور سیر کر کے واپس آ رہے تھے اور حضرت ام المومنین اور کچھ اور مستورات بھی آپ کے ساتھ تھیں ۔ حضور میرے مکان میں تشریف لے آئے ۔ حضور کے ہاتھ میں عصا تھا ۔ حضور نے پوچھا ۔ کہ پانی کہاں تک آ گیا ۔ میں نے عرض کیا ۔ کہ حضور مکان کے بہت قریب آ گیا ہے ۔ اور مکان کے گرنے کا بہت ہی اندیشہ ہے ۔ فرمایا ۔ اچھا اللہ اب رحم کریگا بارش کے بند ہونے پر دیواروں کے ساتھ مٹی ڈال لینا ۔ حضور نے جیسا یہ فرمایا ۔ اس دن سے لیکر بارش ایک عرصہ تک بند رہی ۔ اور ڈھاب کا پانی اتر گیا ۔ اور ہم نے مکان کے ارد گرد خوب مٹی ڈال لی ۔ اور پھر بہت بڑی بڑی بارشیں ہوئی ہیں ۔ لیکن میرا مکان کبھی پانی کی وجہ سے

دارالامان کے زائر

ہمارے احباب جو یہاں جلسہ پر تشریف لائیں۔ وہ اپنے اوقات کو بہت ہی قیمتی سمجھیں۔ اور ان مشاغل میں نہ رہیں۔ جو اپنے وطن میں بھی ان کے لئے مہیا ہو سکتے ہیں ۞

پس سب سے اول تو وہ حضرت اولوالعزم خلیفۂ ثانی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور ان کی صحبت میں جسقدر بیٹھنے کا موقعہ ملے۔ اسے غنیمت سمجھیں۔ آپکے کلام فیض التیام سے بوجہ انبوہ کثیر متمتع نہ ہو سکیں۔ تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ بزرگوں کے حلقے میں ایسے روحانی اثر ہوتے ہیں۔ کہ زنگ قلب کو دُور کرنے کے لئے عبادت ہشت سالہ کا کام دے جاتے ہیں۔ پھر ہمارے دوست کو مقبرۂ بہشتی میں جانا چاہیئے۔ جو خدا کے نبی اور اس سلسلہ کے مخلصین کا آرامگاہ ہے۔ اور تمام دنیا کے مقبرے جس کی برکات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہاں دعائے مسنونہ کے بعد اپنی زبان میں اللہ سے خوب دعا کی جائے۔ ترقی مراتب و مدارج مسیح موعود و اشاعت سلسلہ احمدیہ کی۔ اور اپنے لئے۔ پھر اہلبیت کے معزز و مبارک و مطہر وجود ہیں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ان سے ملیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے نصائح سے فیضیاب ہوں۔ اور ان کی دعائیں لیں۔ نواب محمد علیخان صاحب دارالسلام میں۔ دارالعلوم سے پرے تشریف رکھتے ہیں نہایت روشن خیال۔ مسیح موعود کی محبت میں گداز بزرگ ہیں۔ ان کا نیاز حاصل کیجئے۔ حضرت خلیفۂ اول کے خاندان کے نونہال میاں عبدالحی صاحب ہیں ۞

پھر چند فضلاء و علماء کا نام دے دیتا ہوں۔ آپ اپنے مذاق و ضرورت کے مطابق ان سے ملاقات کریں۔ مولانا محمد سرور شاہ صاحب۔ مولوی حافظ روشن علی صاحب۔ مولوی فاضل سید محمد اسحٰق صاحب۔ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب۔ مولوی قاضی امیر حسین صاحب۔ مولانا عبیداللہ صاحب بسمل۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولانا مفتی محمد صادق صاحب۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "الحق" بھائی عبدالرحیم صاحب۔ مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی شیر علی صاحب سیکرٹری ۞

علاوہ ازیں جو حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ابتدا سے رہنے والے ہیں۔ ان کے انفاس طیبہ سے مستفیض و مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ ان کے نام دریافت کرنے سے معلوم ہو سکیں گے۔ یہی بزرگ ہیں۔ جن کو خدا کے کلام میں اصحاب الصفہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

مصلح موعود کے بارے میں وسعت معلومات کے حصول کے لئے پیر منظور محمد صاحب سے ملنا مفید ہوگا جو بوجہ معذوری ہر وقت اپنے دولت خانہ پر ہی تشریف رکھتے ہیں۔ آپکے پاس حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول کی دستی تصدیقی تحریریں متعلقہ مصلح موعود موجود ہیں۔ ان سے آپ دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے ہی اور کئی مسائل کے متعلق آپ کو تشفی ہوگی۔ دفاتر میں سے ایک دفتر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کا ہے۔ وہاں کے انچارج مستری عبدالرحمٰن صاحب۔ دفتر محاسب میں منشی برکت علی خان صاحب۔ اگر آپنے کچھ رقم جمع کرانی ہو۔ تو وہاں کرا سکتے ہیں۔ دفتر ریویو میں منشی محمد نصیب صاحب اور دفتر مقبرۂ بہشتی میں مولوی شادی خان صاحب ۞

دفتر ترقی اسلام میں منشی فخرالدین صاحب ملتانی انچارج ہیں۔ جن سے تحفۃ الملوک کے علاوہ اور اشتہارات و ٹریکٹ جدیدہ متعلقہ سلسلہ و خلافت مل سکتے ہیں۔ باقی ایک دفتر تشحیذ الاذہان ہے۔ اس میں ایک پبلک لائبریری ہے۔ جہاں اخباروں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور کتابیں بھی مختلف ہیں۔ جو پڑھنے کے لئے مل سکتی ہیں اس کے علاوہ ہر قسم کی کتابیں وہاں فروخت کے واسطے مہیا ہیں۔ ایک دفتر اخبار الحکم ہے۔ وہاں شیخ یعقوب علی صاحب سے ملئے۔ دفتر الفضل میں ہر ایک احمدی بھائی کا جانا ضروری ہے۔ وہاں سلسلہ کی کتابیں بھی ہیں۔ تازہ الفضل روز مفت مل سکتا ہے ۞

پچھلے سالوں میں جلسے کے موقعہ پر ایک دو شکائتیں کچھ نقدی گم ہو جانے کی بھی سنی گئیں اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ احباب اپنی نقدی پرائیویٹ طور پر دفتر محاسب میں یا دفتر تشحیذ الاذہان میں منشی عبدالرحیم یا نورالدین خیر محمد دکانداران کے پاس با قاعدہ رسید جمع کرا دیں۔ اور حسب ضرورت واپس لیجئے ۞

حضرت صاحبزادہ مدظلہ العالے کے حضور میں نذر کے علاوہ اگر کوئی رقم پیش ہو۔ تو اس کے ساتھ تحریری تفصیل ہونی چاہیئے۔ زبانی باتیں بوجہ ہجوم یاد رکھنے کی تکلیف خلاف ادب ہوگی۔

ایک ضلع یا علاقہ کے احباب سلسلہ کو دوسرے ضلع یا علاقہ کے احباب سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات بھی چاہیئے۔ اور ہر کمرہ کا جو امیر ہے۔ اس کی اطاعت میں اپنی سعادت کا نمونہ دکھانا۔ اور اپنے اتفاق و اتحاد کو مضبوط رکھنا چاہیئے ۞

اپنے لئے وقتی طور پر طبی مشورے کی ضرورت ہے۔ تو مہمانوں کے لئے اسکا انتظام ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے کوئی نسخہ لکھوانا ہو۔ تو ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ اور سب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب ہیں۔ یونانی طب کے تجربہ کار مولوی قطب الدین صاحب ہیں حضرت مولانا نورالدین صاحب کے شاگرد خاص مولوی غلام محمد صاحب امرتسری ہیں۔ مولانا موصوف انہی سے تمام طبی ڈاک کی تعمیل کراتے تھے۔ اس لئے اس خاص طرز کا خاص علم ہے ۞

اور کسی قسم کی تکلیف یا ضرورت ہو۔ تو دفتر انتظام مکانات میں اس کے متعلق رپورٹ کی جائے۔ اور دارالعلوم میں چوہدری غلام محمد صاحب سے کہئے۔

نیز یہ بھی ضروری ہے۔ کہ تمام احباب جلسہ کی کارروائی اوّل سے آخر تک سنیں۔ کیونکہ ان کے آنے کی یہی غرض ہے۔ دیگر مشاغل کے لئے تو انہیں اپنے وطن میں بھی وقت مل سکتا ہے۔ نماز اور اذان کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قادیان کی ہر مسجد میں جو شخص مقرر ہے۔ وہی وقت کو خوب پہچانتا ہے۔ کسی باہر سے آئے ہوئے بھائی کو گھبرانا نہیں چاہیئے سب کام اپنے اپنے وقت پر ہوتے رہتے ہیں ۞

میں پھر اپنے احباب سے عرض کروں گا۔ کہ وہ اس اجتماع کے مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اتحاد و ترقی سلسلہ کے لئے بہت بہت دعائیں کریں۔ کہ تمام مشکلات دعا ہی سے حل ہو سکتی ہیں ۞

اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے احباب کوشش سے کام لیں ۞

(مینیجر)

383

اسلام کی خصوصیات

اللہ - صفات الٰہیہ - مالکیت

الایمان بین الخوف والرجا

فطرت سلیمہ انسانیہ پر اگر بنظر غائر ریویو کیا جائے تو صاف منکشف ہو جاتا ہے کہ طبائع انسانیہ میں دو صفتیں کام کر رہی ہیں اور دونوں کی موجودگی میں فطرت انسانیہ اعتدال اور صراط مستقیم پر رہتی ہے ایک کی زیادتی اور دوسری کی کمی اسکے حق میں سخت مضر پڑتی ہے ایسا ہی ایک کی موجودگی اور دوسری کی عدم موجودگی اسکے لئے مہلک ہے بعض مذاہب نے اس زرین اصول کو ترک کر دیا - اس لئے وہ جادۂ مستقیم سے بھٹک گئے بعض مذاہب نے صرف امید کو اپنے مطمح نظر رکھ لیا اور خیال کر لیا کہ اللہ تعالےٰ کو ہمارے بد اعمال سے کیا تعلق وہ غفور اور رحیم ہے وہ بخشنہار ہے "وہ مستحق کرامت گنہگاراں اند" جیسے خوش کن جملات نوک زبان کرلئے اور اسطرح سے شرائع الٰہیہ کو پس پشت ڈالدیا اور ذرہ بھر بھی پروا نہ کی کہ آیا قانون الٰہی کی خلاف ورزی بھی قابل پرسش ہے یا نہیں غرضیکہ انھوں نے امید کو اتنا وسیع کیا کہ قوانین شریعت کی پابندی سے خلیع الرسن ہو گئے +

اس کے برخلاف دوسرے اُٹھے انھوں نے ان کے بالمقابل دوسری طرف لی اور یہ کہا کہ انسان گنہگار پیدا ہوا ہے - گناہ اسکی فطرت سے نکل ہی نہیں سکتا - اور شریعت انسان کو صرف اس لئے دیگئی ہے کہ اسپر ظاہر کردے کہ انسان شریعت پر عامل اور کاربند ہونیسے بالکل قاصر اور عاجز ہے - یہ گروہ حالت یاس میں غایت قصویٰ پر پہنچ گئے - اس لئے انھوں نے حوصلہ ہار دیا اور پہلے سے ہی یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ شریعت کی پابندی کر ہی نہیں سکتے - پہلے اگر امید کے شکار ہوئے تو دوسروں کو یاس نے تباہ کر دیا پہلے اگر افراط کی وجہ سے مارے گئے تو دوسرے تفریط نے ہلاک کر دیئے - پہلوں نے اگر بیجا سے دلیری اور جرأت حاصل کر کے خدائی احکام کو نظر انداز کر دیا تو دوسروں نے مایوس ہو کر اپنے تئیں ناقابل خیال کر لیا - اور احکام الٰہیہ پر عمل کرنے کے لئے کبھی بھی اپنے تئیں آمادہ نہ کیا - سو یہ دونوں طریقے قعر ہلاکت میں پہنچاتے ہیں اور نجات کی راہ سے دور پھینکتے ہیں - سچے مذہب میں یہ افراط اور تفریط بالکل نہیں ہے اس لئے اسلام کے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الایمان بین الخوف والرجا - ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے - یہ دو پر ہیں کہ جنکے ذریعہ ایک مسلم اپنے خالق حقیقی کیطرف پرواز کر سکتا ہے - خوف الٰہی سے مسلم آثام اور جرائم پر جرأت نہیں کر سکتا - اور امید الٰہی پر قرب الٰہی کے حصول کے لئے اعمال صالحہ بجالاتا ہے سو یہی زرین اصول اسلام کی پاک تعلیم میں پایا جاتا ہے نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم - وان عذابی ھو العذاب الیم - میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں معاف کرنیوالا رحیم ہوں اور میرا عذاب بھی سخت عذاب ہے ؎

مالکیت

اس اصول کو اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ میں بڑے لطیف طریقہ میں بیان فرمایا ہے اور اس امر کو اپنی ام الصفات میں بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے - اس سورہ شریف میں جو کہ تمام قرآن شریف کے لئے بطور متن کے ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی چار صفات بیان فرمائی ہیں - پہلی صفت رب العالمین - دوسری صفت رحمٰن - تیسری صفت رحیم - اور چوتھی صفت مالک یوم الدین پہلی تین صفتوں میں اللہ تعالےٰ نے رحم فضل اور مہربانی کا ذکر فرمایا ہے اور انسان کی تربیت اور پرورش اور تصرف در امور اور انکے نتائج سے متمتع ہونے کا اظہار کمال حسن کے ساتھ بیان فرمادیا ہے - قریب تھا کہ انسان رحمت الٰہی کو اسقدر کثرت سے دیکھ کر کہیں افراط کا شکار نہ ہو جاتا تو اللہ تعالےٰ نے آخری صفت مالک یوم الدین رکھ دی کہ دیکھ لے انسان اگر تو نے میری نعماء اور آلاء کا کوئی شکر نکیا اور انکی بیقدری کی تو یاد رکھ کہ میں جزا سزا کا بھی مالک ہوں - میں قدر کرنیوالوں کو جزا دونگا - اور ناشکروں کو قرار واقعی سزا دونگا اور میرے حقوق کوئی عادلانہ اور منصفانہ حیثیت سے نہیں ہیں میں مالکانہ تصرف رکھتا ہوں - اور اسمیں یہ بھی اشارہ فرمادیا کہ میں رحم کرنے پر اختیار رکھتا ہوں اور سزا دینے پر بھی اختیار رکھتا ہوں - میں توبہ قبول کر لیتا ہوں کوئی اگر میرے دروازے پر جھکے تو میں اسکی سن لیتا ہوں ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم وکان اللہ شاکرًا علیمًا - اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم قدر دان اور ایماندار بنجاؤ - اللہ بڑی قدر کرنیوالا بڑے علم والا ہے - مالک یوم الدین نے یہ بھی صاف فرما دیا کہ اللہ گناہ کے معاف کرنے پر اختیار رکھتا ہے اور یہ بالکل غلط بات ہے جیسا کہ بعض کا خیال ہے کہ جب انسان گناہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کا گناہ معاف ہی نہیں کر سکتا خواہ وہ کتنی توبہ کرے کتنی اصلاح کرے - سوائے اسکے کہ اس کو تناسخ کے چکر میں مبتلا کر دے یا کسی کے کفارہ کا دست نگر بنا دے کیونکہ یہ اسکے عدل کے خلاف ہے سو خدا نے اسکی یہاں تردید فرمادی اور فرمادیا کہ میری حیثیت عادل کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت مالک کی حیثیت ہے میں جزا سزا کا مالک ہوں - عادل ماننے سے ماننا پڑے گا کہ خدا صرف ایک ثالث کی حیثیت رکھتا ہے ایک گنہگار ہے اور ایک وہ ہے جس کا قانون توڑا گیا ہے اور درمیان میں ایک عادل جج کی حیثیت خدا تعالیٰ کو دیگئی ہے سو عیسائی مذہب میں یہ ایک بھاری غلطی واقع ہو گئی ہے جسکی وجہ سے مسیحی لوگ خدا تعالےٰ کے قوانین کی کوئی عزت نہیں کرتے انکو وہ ڈیڈ لیٹر یا مردہ کلام سمجھتے ہیں جسپر عمل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ وہ متروک العمل ہو گیا ہے عجیب بات ہے کہ ایک طرف یہ افراط میں اتنے بڑھے ہیں کہ صرف کفارہ پر ایمان لانیسے اور خدا محبت ہے پر اعتقاد کرنیسے انسان نجات حاصل کر لیتا ہے اور دوسری طرف اتنی تفریط کہ انسان شریعت الٰہی پر کاربند ہو ہی نہیں سکتا - شریعت کے احکام انسانی طاقت سے بالاتر ہیں اور انسانی سرشت میں گناہ کا بیج ابتدا سے بویا گیا ہے - انہی دونوں عقیدوں کی وجہ سے مسیحیوں نے احکام شریعت کو پس پشت ڈالدیا ہے اگر وہ یہ بھی خیال کرتے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی قابل عذاب ہے تو کبھی بھی احکام شریعت کو متروک اور مہجور نہ کرتے صرف خدا محبت ہے پر قناعت کر بیٹھے اور یہ نہ کبھی سوچا کہ اگر خدا صرف محبت ہی محبت ہے تو یہ دنیا میں سزائیں اور عذاب کیوں نزول فرماتے رہتے ہیں وقالت الیھود والنصٰرٰی نحن ابناء اللہ واحباءہ قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق یہود اور نصاریٰ نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور پیارے ہیں کہدے کہ اگر وہ تمہارے لئے صرف محبت ہی

نوٹ کیا میں اپنے پیارے ناظرین سے امید کر سکتا ہوں - کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرماوینگے ؟

Digitized by Khilafat Library

دعوت الی الخیر

ولایت میں تبلیغ احمدیت

چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے مبلغ اسلام کا تازہ خط لنڈن سے آیا ہے۔ اسمیں سے کچھ حالات ناظرین کی آگاہی کیلئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں +

چوہدری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ہائڈ پارک میں لیکچر بڑی کامیابی سے ہو رہے ہیں۔ گزشتہ اتوار کو اس مضمون پر لیکچر تھا۔ کہ ہمیں تثلیث ماننی چاہیئے یا توحید۔ اس لیکچر کو لوگوں نے بہت ہی توجہ سے سُنا۔ اسی ضمن میں چوہدری صاحب نے حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے اور پھر ہندوستان میں آکر وعظ کرنے کے بعد سرینگر (کشمیر) میں مدفون ہونے کے متعلق بھی ذکر کیا۔ اور ان تاریخی ثبوتوں سے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمائے ہیں۔ اسیات کو ثابت کیا۔ لیکچر کے ختم ہونے پر کئی لوگوں سے گفتگو ہوئی اور انکو تسلی بخش جواب دیئے گئے انھوں نے آیندہ لیکچر میں اپنے دیگر دوستوں کو بھی ساتھ لانے کا وعدہ کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم یہ عجیب و غریب باتیں ضرور انھیں سنائیں گے +

چوہدری صاحب کو کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچر دینے کیلئے ہندوستانی طلبا نے مدعو کیا ہے۔ امید ہے کہ انشاءاللہ لیکچر مفید ثابت ہوگا +

چوہدریصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر خیر ولایت میں کرنا مضر ہے۔ کیونکہ اس طرح تبلیغ میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ یہ میرے خیال میں بالکل غلط اور بیہودہ بات ہے اور . . . . .

یہ نادان دوست احمدیت کے راستہ میں خود روک بن رہے ہیں کیونکہ مسلمان خواہ ہندوستانی ہوں خواہ انگریز۔ وہ کہتے ہیں کہ جب احمدیہ فرقہ کے بعض لوگ احمدیت کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ تو ہمیں اسکے اختیار کرنیکی کیا ضرورت ہے۔ ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپکیلئے احمدیت کو ضروری سمجھتے ہوں اوروں کے لئے کیوں غیر ضروری اور سم قاتل بیان کرتے ہیں۔ کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھلا چکے ہیں لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کہ اسوقت تک کوئی ایماندار ہی نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر انکے لئے احمدیت کوئی مفید چیز ہے اور ضرور مفید ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس سے دوسروں کو مستفیض نہ کرائیں۔ مومن کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ کسی لالچ اور طمع میں آکر حق بات کہنے سے رُک جاوے +

بشارت

ہمارے احباب یہ معلوم کرکے خوش ہونگے اور سجدہ شکر بجا لائینگے کہ آخر ان لوگوں کو جو احمدیت کا ذکر ولایت میں سم قاتل سمجھتے تھے خدا تعالےٰ نے خود جواب دینے پر آمادہ ہوگیا ہے اور سالانہ جلسہ کے شروع ہونے کے ساتھ ہی احمدی مبلغ چوہدری فتح محمد صاحب کا مفصلہ ذیل فرحت افزا برقی پیام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام آیا ہے۔

Corio be come Ahmadi Muslim

یعنی "مسٹر کوریو احمدی مسلمان ہوتے ہیں" اسپر مفصل انشاءاللہ پھر لکھا جائے گا سر دست ہم اپنی جماعت کو مبارکباد دیتے اور مبلغین احمدیت کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کے خواستگار رہیں +

ضرور پڑھیئے

اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے جہاں اور بہت سے آرام و آسایش کے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ وہاں اخبارات کو بھی ایک نہایت مفید اور فائدہ بخش چیز بنایا ہے سلسلہ احمدیہ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے اسکے افراد کیلئے تو اخبار نہایت ہی ضروری اور مفید چیز ہے کیونکہ اگر دوسرے لوگ دل بہلانے کے لئے یا دُنیاوی حالات معلوم کرنیکے لئے اخبارات خریدتے ہیں تو احمدیوں کو دینی حالات کے دریافت کرنے اور مذہبی معاملات سے واقفیت پیدا کرنیکے لئے اخبار کو ضرور خریدنا چاہیئے میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کون احمدی ہے جو یہ چاہتا ہو کہ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے والے ان احباب سے جو اپنوں سے قطع تعلق کرکے احمدیوں سے راہ و رسم پیدا کرتے ہیں ناواقف رہے۔ اور کون ایسا احمدی ہے جو چاہتا ہو کہ اپنے اس واحد امام کے کلمات طیبات اور نصائح دلپذیر اور معارف وحقائق قرآن سے مستفیض نہ ہو جس کے ہاتھ پر وہ تیسری دفعہ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرچکا ہے۔ ہر ایک احمدی کی یہی خواہش یہی تمنا اور یہی آرزو ہے لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ بہت کم ہیں۔ جو اس آرزو کے پورا کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور بہت تھوڑے ہیں جنھیں یہ تمنا پورا کرنیکی فکر ہوتی ہے۔ نہ معلوم کیوں ہر ایک احمدی اسکے لئے کوشاں نہیں ہوتا۔ اسوقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واحد ہفتہ میں تین بار شائع ہونیوالا اخبار صرف "الفضل" ہی ہے جو نہایت کوشش اور محنت سے قوم کے حالات کے مطابق مفید اور فائدہ بخش کام کر رہا ہے اور ایک احمدی کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے سلسلہ کے حالات بتانے سلسلہ میں نئے داخل ہونے والے احباب سے تعارف کرانے. ہر ایک مذہبی اور دینی معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منشاء مبارک کے مطابق رائے دینے۔ قادیان اور ساکنانِ قادیان کے حالات سے آگاہ کرنے علمی معلومات بہم پہنچانے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے درس کو حتی الامکان لفظ بلفظ لکھ کر احباب تک پہنچانے کے فرض خدا تعالےٰ کے فضل سے اس نے اپنے ذمہ لئے ہوئے ہیں اور اسوقت تک بڑی عمدگی سے انھیں نباہ رہا ہے۔ لیکن اسکی ناقدرشناسی دیکھ کر سخت افسوس آتا ہے۔ قوم کی اس لاپرواہی اور بے توجہی کی وجہ سے سلسلہ کے دوسرے اخبارات مالی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا قوم یہ پسند کرتی ہے کہ خدا نخواستہ "الفضل" جیسا مفید اور واحد پرچہ مشکلات کا ہدف بنے۔ اگر نہیں تو کیوں اس کی خریداری کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اس جلسہ کی تقریب پر الفضل کا پرچہ جو کہ نمونہ کے طور پر آپ لوگوں میں سے قریباً سب نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کیا آپ سے اسبات کی سفارش نہیں کرتا۔ کہ آپ ضرور اسکے خریدار بنیں۔ ضرور کرتا ہے تو پھر خریدار بننے میں کیوں توقف ہے +

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان درد سے نکلے ہوئے الفاظ پر میرے بہت سے مکرم دوست توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائینگے۔ اور اپنے گھروں کو تشریف لے جاتے ہوئے قادیان سے الفضل کا تحفہ بھی لیتے جائیں گے +